نوحہ

دیکھ کر رن میں تربتِ بے شیر جھولی پھیلا کے دی جو ماں نے صدا
سن کے آواز زیرِ تربت بھی کروٹیں لے رہا ہے شہزادہ

کون یہ ظلم کر گیا ہائے ظلم حد سے گزر گیا ہائے
ہائے بے شیر شاہ زادے کو بے خطا قتل کر دیا پیاسا

یا علیؑ کہہ کے تھام کر دل کو خالی جھولا جھلایا جب ماں نے
رہ گیا آسمان سکتے میں کانپ اُٹھی زمینِ کرب و بلا

کب سے ارماں تڑپ رہے ہیں مرے کب سے دیکھا نہیں ہے ماں نے تجھے
تجھ کو گودی میں لے کے پیار کروں اے مرے لعل لوٹ کر آ جا

تیرے بابا بتا گئے ہیں مجھے تو نے ہنس کر اُلٹ دیا میداں
تو جو آجائے دو گھڑی کیلئے فخر سے چوم لوں تیرا ماتھا

یاد کر کر کے پیاس کو تیری پانی رَن میں پچھاڑیں کھاتا ہے
دھول اُڑ اُڑ کے یہ بتاتی ہے خاک پر بیٹھی ہے رو رہی ہے ہوا

خوں میں ڈوبے ہوئے ہیں سب رستے کیسے میں لاؤں تجھ کو مقتل سے
کس سے فریاد میں کروں بیٹا کون سنتا ہے میری آہ و بکا

یہ ستمگر یزید کا لشکر ہنس رہا ہے ہماری حالت پر
جل گئے راکھ ہوگئے خیمے بے رِدا ہوگئی ہے آلِ عباؑ

پھر قیامت بپا ہوئی گوہرؔ وقتِ رخصت پکاری جب مادر 407

چھوڑ کر تجھ کو دشتِ غربت میں ماں وطن جا رہی ہے اے بیٹا